بسم اللہ کی جگہ ۷۸۶ لکھنے والوں کے لیے لمحہ فکریہ !

۷۸۶ ہندوؤں کے بھگوان "ہری کرشنا" کا نمبر ہے

اللہ (بسم اللہ) کا نمبر نہیں

تحریر: افضل پاشا (جدہ۔سعودی عرب) المرسل: خادم حسین پردیسی (جدہ)

ہمارے معاشرے میں بعض بھائیوں نے دین کے نام پر بے شمار ایسی چیزیں رائج کر رکھی ہیں، جو سراسر غلط ہیں۔وہ اسلام کی تعلیم نہیں بلکہ ہندوؤں کی چیزیں ہیں اور انہیں سے مذہب بگاڑنے والوں نے سیکھ کر مسلمانوں میں پھیلا دی ہیں۔ تیجہ، دسواں، چہلم، مزاروں پر پھول اور چادر چڑھانا، اگربتی اور تبرک، صاحب مزار سے ڈرنا، اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے جانا، اس سے مانگنا، دیوی دیوتاؤں اور اہل مزارات بزرگوں کا جنم دن عید میلاد عرس منانا یہ سب کفار کی شریعت کے رسم و رواج ہیں۔اسلامی شریعت میں یہ ساری چیزیں نہیں ہیں۔لیکن عوام کو ٹھگنے اور لوٹنے والے ملاؤں، پیروں، سجادہ نشینوں، پیٹ بھرو مولویوں اور علمائے سوء نے مسلمانوں میں ان چیزوں کو رواج دے دیا ہے۔کیونکہ ان کے نذرانے اور مفادات انہیں چیزوں سے وابستہ ہیں۔اس قسم کی ایک غلط رسم تحریر سے پہلے ۷۸۶ کا لکھنا بھی ہے۔ہمارے بہت سے لوگ خطوں میں کتابوں میں، رسالوں میں، طغروں میں، گھروں مکانوں کے دروازوں پر اور اندر اور گاڑیوں کی پیشانیوں پر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی جگہ ۷۸۶ لکھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ بسم اللہ کے نمبر ہیں۔حالانکہ یہ سراسر غلط ہے یہ بسم اللہ کا نمبر نہیں بلکہ ہندوؤں کے ایک بھگوان ہری کرشنا کے نمبر ہیں جو شخص چاہے حساب لگا کر دیکھ سکتا ہے۔

ہمیں سخت افسوس ہوتا ہے اہل شرک و بدعت کے ان راہنماؤں پر، کہ عراق میں ان لوگوں نے یہود و نصاریٰ سے آئیڈیالوجی لے کر دین کو بگاڑ اور پورے اسلام کو مسخ کر ڈالا اور ہندوستان میں آ کر ان لوگوں نے اسلام کا بالکل ہندو کرن کر دیا، تمام رسمیں عقیدے مزاج اخلاق و کردار اصول و قوانین، عبادات و معاملات سب ہندوانہ ہو گئے۔یہاں آنے والے بادشاہوں نے حکومتیں بھی ہندوانہ طرز پر کیں، صوفیاء نے جوگیوں کی طرح خانقاہیں بنائیں، پیروں نے بھگوان بن کر اپنی پرستش کرائی۔سجادہ نشینوں نے پنڈت اور پروہتوں کا عہدہ سنبھالا اور بھولے بھالے عوام کو اہل مزارات کا عقیدت مند بنا کر خوب اپنی روٹیاں سنکیں علماء نے عوام کو قرآن حکیم اور کتب احادیث کے ترجمے پڑھنے کی اجازت نہ دے کر مسند علم و اقتدار کو اپنے ہاتھ میں رکھا اور ان کو اصل اسلام

(بقیہ صفحہ نمبر ۲۵ پر)